

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232842

UNIVERSAL
LIBRARY

أَوْضَأْمِرِي إِلَى اللَّهِ

الحمد لله والمنزلة والصلوة والسلام على رسول الله نسخته

رياض المقاصد

بفرمایش مولوی محمد عبدالرشید صاحب خلف الصدق عمدة العلماء مولانا محمد عبدالحکیم صاحب وسیة

جمال شاه صاحب سلمہم اعد تعالیٰ

در مطبع محمد ونمی باہتمام حاج الحرمین قاضی ابراہیم صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پبندری مطبع



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ

رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اما بعد بندہ سکین عبدالحکیم بن مولوی عبدالرحیم بیچ خدمت بجانی مسلمانوں
 التماس رکھتا ہوں کہ میں نواسہ اور خادم ایک ادنیٰ خادمان خادم جناب مکرم اور
 مخدوم معظم سزا محمد شین مفید الطالبین مجمع الفضائل منبع الغواضل صدقہ والا فاضل
 فخر الاماثل حاوی الفروع والاصول کاشف غوامض المعقول والمنقول جامع فضائل
 وجبہ والمکتبہ ساک مدارج صدق و یقین عارف معارف حق البین عالم باعمل و فقیہ
 اکمل جامع الاشفاق والاخلاق حاجی الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً صاحب
 سلاسل خمبہ حضرت مولانا وجدنا و استادنا مولوی محمد حاجی قاسم دہلوی و اعظ
 کہ جنکی و عظم کے برکت سے صدقہ آدم و رطہ صلالت کو چہوڑ کر سائل نجات

نور اللہ مرقدہ و مصحفہ کا ہون

جب تک کہ جناب مدوح مرحوم زندہ رہے تو اکثر خلائق سوامی شہر اپنے کے دور
 سے بیچ خدمت آپکی کے اگر فیض اور صحبت کثیر البرکت آپکی سے طرح طرح کے فایده

اوشکا کر شب و روز بہرہ یاب ہوتے تھے چنانچہ اس عاجز نے بھی خدمت عالی
 پنجاب سے موافق فہم ناقص اپنی کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے
 کہ بدرجہ اتم حال کترین پر ختم تھی حفظ قرآن اور بہت مخرج کے فائدہ علوم دینی کے حاصل
 گئے اور فیض یاب باب علم سے ہوا اور حال فیض خدمت صحبت کا آپ نے بہت تھا کہ جو خدمت
 عالی جناب موصوف میں حاضر ہوا واسطے تحصیل علم کے خالی گیا بلکہ موافق تھے میر اپنی کے حال
 کر لیا اور چند شاگرد شہرہ آفاق ہوئے ایک اون میں سے جناب مولوی فرید الدین صاحب
 مرحوم شہید واعظ مسیحی جامع دہلی کے جامع معقول اور منقول تھے اور مولوی نظام الدین
 صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب اور مولوی سجاد
 علی صاحب مرحوم تخلص بہ تسلیمی کہ درمیان رسالوں اپنی کے تعریف جناب مغفور کے

باین وجہ کرتے ہیں

نظم در توصیف مولانا حاجی محمد قاسم محدث و ہلو جی

رہے حاجی قاسم سدا برقرار
 کہ ہے جب چہ عالم کو شیدا کیا
 سدا ہے یہ دل سے فدای رسول
 سکھاتا ہے یہ دین کی راہ کو
 رہے خستہ تک حاجی قاسم کا نام

یہی ہے دعا میری پروردگار
 یہ عالم عجب تو نے پیدا کیا
 مقرر ہے یہ مبتلا رسول
 چکھتا ہی رکھو تو اس ماہ کو
 نگہبان تو اس کا رہو مدام

اور سوائے بہت لوگ زندہ ہیں کہ فیض یاب باب علم سے ہونے اور حال فیض عام آپ کا
 اس طرح پر تھا جس سے اولیاء اللہ کی تعریف میں آیا ہے کہ اولیاء اللہ وہ
 ہیں کہ جتنے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آوے یہ بات جناب موصوف میں صاف
 پائی جاتی تھی اور دل یہی چاہتا تھا کہ آپ کی زبان فیض بیان سے ہمیشہ ذکر خدا اور
 رسول کا سنائیے اور آپ کی صحبت میں شب و روز حاضر ہو کر فائدہ دین کے حاصل

کیا کیجئے اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہونی خدمت عالی اور زیارت جمال کمال
کمال حضرت کے سے دور ہوتی تھی اور اگر حال زاہد اتقا اور اخلاق اور قناعت وغیرہ
بیان کیا جائے تو ایک جلد مرتب ہوئے اب جس دن سے جناب مغفور نے ہجرت
اس دار فانی طرف دار باقی کے فرمائے گو یا کہ چراغ علم ہندوستان بجھ گیا اور
فساد طرح طرح کا اور اختلاف درمیان علما کے واقع ہوا اور جو لوگ کہ جناب فیض
انتساب سے موافق جو صلہ اپنی کے فیض یاب ہوئے ہیں اونکا یہ حال ہے کہ خیال
صحبت بابرکت کے سے زندگی اپنی بس کرتے ہیں اور بہ سبب درد جدائی آپکی
عجب حالت رہتی تھی اس واسطے شدت شوق میں حسب حال اپنے چند اشعار
نوک ریز خام ہوتی ہیں:

بیت

درہ ہوا و سکی تو دوا کیجئے	دل جب بے چین ہو تو کیا کیجئے
سب گئے جبر و ہوش تاب و توان	میں رہا ہوں تو کیا رہا ہوں

رباعی

ہوش جو اس اڑ گئے جاتی ہی یار کے	کیا کیا گھنڈتھے ہمیں صبر و قرار کے
دل سار فیق جب کا جا ہو گیا ہو آہ	وہ اپنی بے کسی پینروے تو کیا کرے

ابیات

این مصیبت را حد و پایان کجاست ہر طرف مستان خراب افتادہ اند یا دارند آن زمانے بے عنی ہر یکی را دل ازین ماتم کباب این میمان طریقت را بہ بین	این مصیبت نیست درد بی وواست از آتش ماتم کباب افتادہ اند صحبت ساقی و عیش خور می ہر یکی را دیدہ چون پر آب بیکان فی الحقیقت را بہ بین
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہمچو آن طفلی کہ باث بے بدر ہر یکی چون تشنہ خستہ جبکہ گفتہ بایکدگر از جوشش درون	خاک بر سر این عزیزان در بدر از خود و از ہستی خود بے جنر ہر کسی اِنَا لَیْسَہِ رَا جِعُوْنَ
--------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------

اور تاریخ انتقال آپ کی کے استناد و ذوق نے کہ یگانہ روزگار فن اپنی کا تھا

باین عبارت لکھی ۱۳۶۱ مات ملائک حصال

اور اس بیچچان کہ ہمیشہ یہ خیال قرین خاطر رہتا تھا کہ اگر فرصت ہاتھ دے تو ترجمہ بزبان اردو کسی رسایکا آپکی تالیفات سے کروں تاکہ کچھ نمونہ فیضانِ کلمی کا باقی رہے مگر یہ سب درس تدریس طلباء کے اتنی فرصت نہ پائی جب یہ عاجز بعد ویرانہ پہلی کے برباد ہو کر پریشان خاطر کہ یہ شعر حسب حال اس فقیر کے ہی

نظم

کیا پوچھتے ہو بو و باش میری تھا جو دلی مکان رشک بہشت مادثر جو سوا شوہر مشہور خانہ ویران خستہ اور برباد	نہیں کچھ قابل بیان یہ حال ہر طرح کے دمان سے اہل کمال نہ خندا ڈالے یہ کسی پہ وبال ہو کر نکلے جب آیا دمان یہ زوال
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیچ قبضہ پنیالہ کہ پہونچا اور دمان اختلاف بہت درمیان لوگوں کے بیچ باب فاتحہ و رود کے دیکھا پس پھر یہ خیال ہوا کہ اگر کوئی رسالہ اس باب میں جناب مغفور کا دست یاب ہووے تو البتہ ترجمہ اوسکا زبان ہندی میں لکھوں تاکہ مردم عوام کو اس سے نفع ہو اور تاریکی جہل سے بیچ روشنی علم کے آوین اور اکثر لوگ بار بار بھریک اس امر کی کرتے سے اتفاقاً چند اوراق بطور رسالہ کے تالیفات آپکی سے بعبارت عربی کہ مشتمل اوپر بیان تصدیقات اور دعوات

اصوات کے اور رواج بعض رسومات کا کہ بعد مات سے کرتے ہیں لکھے ہوئے کتب
 معتبرہ سے مانند بخاری اور مسلم اور شرح صدور اور فتاویٰ غریب اور
 شرح شیخ عبدالحق دہلوی اور اوسط اور کفایہ شعبی اور خزائنہ الروایت
 اور فتاویٰ زاد اللیب اور شرح برزخ اور شعب الایمان اور جامع الاوراد
 اور لغز فتح العزیز اور مشکوٰۃ شریف اور ترمذی اور بیہقی اور غیب
 اور ملقط الاجیا اور افکار امام نووی اور شرح عقاید نسفی کی پائی میں اور سوا
 انکے اور کتاب سے جو لکھا ہے تو نام اسکا لکھ دیا ہے پھر اسی حقیر نے کہنے بار بار
 بعض اشخاصوں کی سے اون سلون کو ہمراہ ترجمہ اردو کے اور کچھ تحقیقات سے
 اوپر اوسکے برٹھایا اردو ہی احادیث اور روایات معتبرہ کی ساتھ نقل حدیث اور
 روایات کے اور نام کتاب کا کہ جسے حدیث اور روایات نقل کے لکھ دیا ہے اور
 چہار باب اس میں قرار پائے اور نام اسکا موافق اعداد سند ہجریہ کے ۱۲۷۶

تالیفی ہی ریاض المقاصد رکھا گیا

اگرچہ ترجمہ یہ زبان ہندی میں کہ اہل علم کے طرف التفات نہیں کرتے ہیں لکھا
 گیا لیکن اہل علم میں سے جو کوئی اسکو دیکھے گا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنے
 جزئیات لکھے ہیں جب کوئی بڑی بڑی کتابوں میں دیکھے تو پتا دے یہاں بلا
 مشقت موجود ہیں جناب الہی میں دعا اس عاجز کی یہ ہے کہ برکت تحریر اس
 رسالہ کے گناہوں میرے کو معاف فرماوے اور یہ رسالہ مقبول کا فرامام ہووے
 اور زیارت حرمین شریفین محکو نصیب ہو اور وہیں میری موت ساتھ ایمان کے

ہو امین رب العالمین

اللّٰہی یٰحَسْبُنِیْ مِنْ کُلِّ ضَرٍِّ بَجَّہِ الْمِصْطَفٰی مَوْلٰی الْجَمِیْعِ وَهَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِکَ
 قَرَارًا اَبًا یُّسَانٍ وَدَفِنِ فِی الْبَقِیْعِ

بَابُ الْأَوَّلِ

فِي التَّصَدُّقِ عَلَى الْمَيْتِ أَخْرَجَ النَّجَّارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَمُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ
 عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَالدِّصَالِحُ يَدْعُوكَ
 ترجمہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول صلی
 اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مر گیا آدمی موقوف ہوا عمل کا مگر سوائے تین چیز کے کہ نفع
 پاتی ہیں اور سب سے میت : صدقہ جاریہ مانند کتب فقہ اور چاہ اور پل اور مسافر
 خانہ اور مدرسہ وغیرہ کے یا تعلیم علم یا ولد صالح کہ دعا کرتا ہے واسطے اس کے فی
 شرح الصدور عن سعد بن عبادۃ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ
 فَخَفَرٌ بِيْرًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ ترجمہ سعد بن عبادہ سے ہے کہ مقرر کیا
 اوسنے یا رسول اللہ سعد فوت ہو گئے پس کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی سر
 کہو دو کنواں اور کہا یہ کنواں ہی ام سعد کا یعنی ثواب اسکا ام سعد کو پہنچے فناومی عرا
 میں حدیث نقل کی ہے فی الخبر لا یافی علی المیت کلیلۃ أشد من أول لیلۃ
 فأرحموا موتاكم بشئ من الصدقة إذا صلی وصام أو اعتق أو فعل
 شیئاً من القربات لیصل ثوابه الی المیت یجوز ویصل الیه ترجمہ
 حدیث شریف میں ہے کہ نہیں آتی اوپر میت کے کوئی شب سخت تر پہلی رات سے پس
 رحم کرو واسطے موتی اپنے کے ساتھ کسی چیز کے صدقہ سے جسوقت نماز پڑھتی یا روزہ رکھا
 یا آزاد کیا بروہ یا کوئی چیز کی قربات سے تاکہ پہنچے ثواب اسکا میت کو جائز ہے اور
 پہنچتا ہے اوسکو اور شرح عبد الحق وطلوخی میں ہے الصدقة

يَنْفَعَهُ بِالْخِلَافِ وَفِيهِ وَتَرَكَ الْأَحَادِيثَ مَحْضُوصًا الْمَاءَ تَرْجَمَهُ لِقَدْ قَرَأْتُ نَفْعًا
 ہے میت کو بلا خلاف اور اس باب میں وارد سوئین بن امامیٹ حضور ما یانی کے وقال
 عَلَيْهِ السَّلَامُ الدَّمَاءُ يُرَدُّ الْبَلَاءَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تَرْجَمَهُ
 کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعارو کرتی ہے بلا کو اور خیرات بجاتی ہے غضب رب

فی شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنِ النَّسِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَهْلٍ بَيْتٍ يَمُوتُ مِنْهُمْ مَيْتٌ فَيَتَصَدَّقُونَ عَنْهُ
 بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَهْلًا هَالَهُ جِبْرَيْلُ عَلَى طَبَقٍ مِنْ نُورٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلَى
 شَفِيرِ الْقَبْرِ فَيَقُولُ يَا سَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ هَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا إِلَيْكَ
 أَهْلًاكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيُفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبَشِّرُ وَيُخْبِرُنُ جِيرَانَهُ
 الَّذِينَ لَا يُعَدُّوْنَ إِلَيْهِمْ شَيْئٌ تَرْجَمَهُ رَوَيْتُ كَيْفَ طَبْرَانِيُّ نَ اَوْسَطِ مِينَ حضرت
 انس سے کہ کیا انس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
 کہ نہیں ہی کوئی اہل بیت کہ مرتا ہی اون میں سے موتی پس لصدق کرتے ہیں اس سے
 بعد موت اوسکی کے مگر تحفہ لیجاتا ہی واسطے اس میت کے جبرئیل اوپر طباقون نور
 پہر کھڑا ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام اوپر کنا رے قبر کے اور کہتا ہی ایصاحب قبر گھر نی
 یہہ تحفہ ہی کہ پھیا ہی اوسکو طرف تیرے گہر والون تیری نے پس لے اسکو پس ل
 ہوتا ہے اوپر اوسکے وہ صدقہ پس خوش ہوتا ہی مروا ساتھ اوس ہدیہ کے اور
 عملیں ہوتے ہیں وہ ہمایہ اوسکے کہ نہیں بھیجے گئے صدقہ سے کوئی شئی طرف اونے
 فِي كَفَايَةِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّسْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنَيْتَةٍ

الْمَيْتِ أَمْرًا لِلَّهِ جَبْرِيْلٌ أَنْ يَحْمِلَ إِلَى قَبْرِهِ مَعَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَائِكَةٍ
 فِي أَيِّدِي كُلِّ مَلَكٍ طَبَقٌ نَوْزٌ فَيَحْمَلُونَ إِلَى قَبْرِهِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا وَلِيَّ اللَّهِ هَذِهِ هَدِيَّةٌ فُلَانِ بْنِ فُلَانِ إِلَيْكَ فَيَتَلَاؤُا قَبْرَهُ فَأَعْلَمُ
 اللَّهُ تَعَالَى أَلْفَ مَلَكِيْنَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَرُوحَهُ أَلْفَ حُورٍ وَالْبَسَةَ أَلْفَ
 حُلَّةٍ وَفَضَى لَهُ أَلْفَ حَاجَةٍ مُرَحَّمَةٍ كَمَا فِي شِعْبِي مِيْنِ عِبْنِ النَّسْرِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ نَبِيُّ كِهْلَفٍ مَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِّ تَصَدَّقَ كَرْمًا هِيَ أَدْمِي
 سَامَةٌ نَيْتِ مَيْتِ كِ حَلْمُ كَرْمًا هِيَ اللَّهُ تَعَالَى جَبْرِيْلُ كَهْ أَوْ شَهَائِي طَرْفِ قَبْرِ أَوْ سَمِيْتِ كِ
 هِمْرًا سِتْرًا فَرْشَتَيْنِ كِ هَاتِهِ مِيْنِ هِرْفَرْشَتِهِ كِ طَبَاقِ نَوْزِ كَاهُونًا هِيَ پَسْلُ وَتَهَائِي
 هِمِنْ طَرْفِ قَبْرِ مَيْتِ كِ پِهْرُ كِهْمَا هِيَ إِسْلَامُ عَلَيْهِ يَا وَلِيَّ اللَّهِ يَهْتَفُ هِيَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ كِ
 طَرْفِ سِهْ طَرْفِ تِئْرِ پَسْ پَر نَوْزِ هُوَتْ هِيَ قَبْرِ مَيْتِ كِ أَوْ رُوسِ تَاهِي أَسْ
 مَيْتِ كِ أَوْ اللَّهُ تَعَالَى هِمْرًا شَهْرِ حَبْتِ مِيْنِ أَوْ رُزُوجِ أَوْ رِ مَالِكِ كَرْمًا هِيَ أَوْ سَكُو هِمْرًا حُورِ كَاهُونًا
 پِهْسَانًا هِيَ أَوْ سَكُو هِمْرًا حَلَّةٍ أَوْ رُوسِ كَرْمًا هِيَ أَوْ سَكُو هِمْرًا حَاجَتِ أَوْ رُحْرَانَةِ الرَّوَايَاتِ مِيْنِ
 أَوْ رُفْمَاوِي زَاوِ الْبَيْبِ مِيْنِ إِكْ حِكَايَاتِ بَاوْشَا هِمْرًا مَانِ سِهْ نَقْلِ كِ كِه پِئْتِي
 أَوْ سَكُو كِنِي كِه نَامِ أَوْ سَكُو عِبْدِ الْمَلِكِ تَهَا بَابِ اِپْتِنِي كِ حُؤَابِ مِيْنِ دِكِيهَا أَوْ رَكِهْيَا اِيهَا اَلَا مِيْر
 تَالِ تِيْرَ كَسْ طَرْحِ هِيَ كِهْمَا هِيَ نِيْئِي اِيهَا اَلَا مِيْر مَيْتِ كِهْوَ بَلَكِ اِيهَا اَلَا سِيْر كِهْوَ بَعْدِ أَوْ سَكُو كِهْمَا
 اِيْ فَرْزَنْدِ كَوْشْتِ كِهْمَا تَاهِي تُوْ هَمْدِيَانِ مَجْكَو دُوسِ أَوْ رِ سَاَتِهْ مَيْتِ مِيْرِي كِ كِ تُوْنِ كِ وَدَالِ
 كِهْ آرْزُو كِ كَوْشْتِ كِي مَجْكَو غَالِبِ هِيَ فَمَا وَ مِيْ غَرَايِبِ مِيْنِ هِيَ كِيْ سَخْتِ أَنْ
 يَتَّصَدَّقَ عَنِ الْمَيْتِ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَإِنْ زَادَ عَلَيْهَا فَهِيَ أَفْضَلُ
 مُرَحَّمَةٍ سَخْتِ هِيَ صَدَقَةٌ دِيْنًا وَاسْطِ مَيْتِ كِ تِيْنِ رُوزْكَ اِوْبَرَ كِ زِيَادَةُ تِيْنِ رُوزِ پَرِ
 كَرِيْنِ هَتْهُرِ هِيَ فِي خِرَازْنَةِ الرَّوَايَاتِ وَكِيْ سَخْتِ أَنْ يَتَّصَدَّقَ مِيْنِ
 الْمَيْتِ بَعْدَهُ إِلَى سَبْعَةِ أَيَّامٍ مُرَحَّمَةٍ خِرَازْنَةِ الرَّوَايَاتِ مِيْنِ هِيَ كِهْ سَخْتِ هِيَ

صدقہ دینا بعد میت کے سات روز تک اور درمیان شرح مرزخ کے حدیث منقول
 عن النضر بن مالک سے قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّيْلَةُ الْأُولَى عَسِيرَةٌ عَلَى
 الْمَيِّتِ فَصَدَّقْ قَوْلَهُ وَيَنْبَغِي أَنْ يُوَاطَّبَ عَلَى الصَّدَقَةِ لِلْمَيِّتِ سَبْعَةَ
 أَيَّامٍ وَقِيلَ أَرْبَعِينَ فَإِنَّ الْمَيِّتَ يَتَشَوَّقُ إِلَى بَيْتِهِ ترجمہ کہا رسول علیہ السلام
 شب اول سخت تر ہے میت پر پس صدقہ دو واسطے میت کے اور لائق یہ ہے کہ
 ہمیشگی کری صدقہ دینے پر سات روز تک اور بعض نے کہا چالیس روز تک پس تحقیق
 میت شاق ہوتی ہے جس طرف گھر اپنے کے اس واسطے خلقت تین روز اور اکثر سات
 روز اور چالیس روز تک فاتحہ اور تصدق مردوں کے لیے کرتے ہیں اور یہ رواج اکثر
 شہروں میں ہے کہ چالیس روز کے بعد چار پانی بچھاتے ہیں اور اوپر اس کے حافظ پڑھنے
 کو بچھاتے ہیں صبح تک اور گھر اگتے ہیں یہ مخالف حدیث فقہ کے ہے اس لیے
 پر پڑ چاہئے و اعدا علم بالصواب اور خزائن الروایات میں ہے ابن عباس سے اور
 اسی طرح روایت کیا بھیقی نے شعب لا یمان میں عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ إِلَّا شَبَّهَهُ الْغَيْرُ تَوَمَّعُوا
 بِنَتَظَرُّدُ عَوَةٍ تَلَحُّفُهُ مِنْ آيَةٍ أَوْ أُمَّ أَوْ وَلَدٍ أَوْ صَدِيقٍ فَاذًا حَقَّتْهُ
 كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ نہیں ہے تربت میں مگر مانند غرق سوئیوالی
 ہے فریاد چاہتا ہے واسطے باہر اٹیکے منتظر رہتا ہے ساتھ دعا کے کہ پوچھے مان باپ
 یا بیٹے یا دوست کے طرف سے اور جبکہ پوچھتی ہے اسکو ہوتے ہی دعا اور صدقہ
 اور استغفار طرف اسکے دوست تر دنیا و ما فیہا سے اسی طرح ذکر کیا زاوالیب
 میں اور جامع الاوراد میں نقل کیا ہے کہ کتاب معتبر میں ہے یہم حکایت
 کہ صالح مرے ایک بزرگ گائون میں رہتے تھے اور واسطے نماز جمعہ کے شہر میں آتے

تھے اتفاقاً جزاات کو مقبرہ میں اوتڑے دیکھا کہ لوگ بلباس فاخرہ خوش و خورم
 قبروں سے باہر نکل کر ایک جائے نیٹھے ہمیں اون میں ایک جوان بلباس ریگین
 اور کہنے کے غم گین قبر سے نکلا بیٹھا ہی صالح مری نے پوچھا کہ اون لوگوں کو خوش
 و خورم اور بچھو غم زدہ دیکھتا ہوں باعث اسکا کیا ہے اوس جوان نے کہا وارث
 انکے فاتحہ درود اور تصدق کرتے ہیں اور میں سوائے والدہ کے کہ وہ ٹاوند
 کر کے عیش میں ہے اور مجھ کو فراموش کیا کوئی نہیں رکھتا صالح مذکور نے کہا کس
 شہزہ میں اور کس محلہ میں رہتی ہے کہا جوان نے فلاں محلہ ہمایر فلاں میں
 رہتی ہے صالح نے کہا میں احوال تیرا والدہ تیری کو کہوں گا پس صالح شہزہ
 اگر بعد نماز جمعہ کے اوس عورت کے گھر گیا اور پوچھا تیرا کوئی فرزند ہے تھا اوسکے
 مان نے ایک آہ سرد کہنے پر کہا کہ ایک پس جوان تھا اوسنے انتقال کیا صالح نے
 نام احوال سوتا اوس گورستان کا اور جوان کا کہا اوس عورت نے کہا کہ سچ ہے بعد
 اوسکے کہا ایک درہم تکو دیتی ہوں واسطے بیٹے میرے کے تصدق کرو صالح
 مذکور نے درہم لیکر تصدق کیا پھر شب جمعہ آئینہ کو اوس گورستان میں اوترا دیکھا
 وہ سب مرد و قبروں سے باہر نکل کر نیٹھے ہمیں اور وہ جوان بھی ساتھ لباس فاخرہ
 کے کہ خوب تر اور اون سے تھا باہر اگر پاس صالح مذکور کے آیا اور کہا ایسا صالح
 تجھ کو خدا تعالیٰ جزا میخیر عطا کرے جیسا تو نے میرے حق میں نیکی کی الغرض تصدقا
 واسطے میت کے ساتھ احادیث اور روایات کے ثابت ہے مگر یہ جو سیویم اور
 دسوان اور بیسوان اور چالیسوان اور شش ماہی اور برسہا رواج زمانہ میں
 پہلا ہے اور اکثر علماء دیندار کو دیکھا شریک اس رواج کے کہ اون ایام میں تصدقا
 اور فاتحہ واسطے اوسکی کرتے ہیں بلکہ اس باب میں رسالہ لکھے ہیں اس فقیر
 جامع اوراق کو اسکے جستجو بہت تھی کہ ایک بار بسبب درخواست مردمان بیٹے اور

سہند کے جانا اس بیچچدان کا سہند بیسے میں ہوا اور بروز جمعہ بعد نماز جمعہ کے مشغول ہو عظ ہوا اور اکثر علما اور ارا اور شرفا اس مجلس عظیم میں موجود تھے اور اکثر مائین فاتحہ کے بھی موجود تھے کہ اس مجلس میں مولوی غلام حسین صاحب نے کتاب جامع الفقہ ملا صدیق زبیری رحمہ اللہ کے نزدیک میری پہنچی دیکھا تو یہ عبارت نظر آئی :-

فی مجموع الروایات اما اگر کسی از ملک خود طعام نمی کند و خلق رانی خوراند بی شبہہ حلال ست زیرا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بروح حمزہ رضی اللہ عنہ سیوم روز و وہم روز و چہلم روز و ششماہی سالیانہ و اوہ و صحابہ نیز ہم چنین کردہ ہر کہ ازین منکرہ باشد پس او از رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم منکرہ باشد ترجمہ یعنی بیچ مجموع الروایات کے ہی کہ اگر کوئی ملک اپنی سے طعام پکاتا ہے اور خلق کو کھلاتا ہے بی شبہہ حلال ہے اس واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بروح حمزہ رضی اللہ عنہ کے طعام سیر دن کا اور دسویں کا اور بیسویں کا اور چالیسویں کا اور چہ ماہی کا اور برسہی کا دیا ہے اور صحابہ نے بھی اسی طرح کیا جو کوئی اسکا منکرہ ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع صحابہ کا منکرہ ہوا در بیان فضیلت عشرہ ذوالحجہ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْمَلُ الصَّاحِبِ فِيهَا مِنْ أَحَبِّ إِلَيَّ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَغْدَلُهُ صِيَاهُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَاهُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَاهُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** رواہ الترمذی جبرمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے یہ کہ عبادت کرے اللہ کی اسپن دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کئے جاتے روزے ہر دن کے

ان میں سے ساتھ روزہ برس دن کے اور قیام ہر شب کا ان میں سے برابر ہی قیام شب قدر کے نقل کی ہے یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَى اللَّيْلِي الْأَدْبَعِ وَجَبَّتْ لَهُ لَيْلَةُ الْبَرَاتِ وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ وَلَيْلَةُ النَّخْرِ وَ لَيْلَةُ لَفِطْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ تَرْجَمَهُ فَرَمَا يَارَسُولَ خَدَا صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ جَسَنِي شَبِّ سَبِيَّا كِي چار رات واجب ہوئی او کے لئے جنت یا مغفرت شب برات اور رات عرفہ کی اور رات عید قربانی کی اور رات عید فطر کی نقل کی یہ ابن عساکر نے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ رَوَاهُ سَلْمُ تَرْجَمَهُ فَرَمَا يَارَسُولَ خَدَا صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ جَسَنِي شَبِّ سَبِيَّا كِي اسید رکھتا ہوں اللہ سے یہ کہ جہاز دے گناہ برس روز کی کہ پہلے اس سے ہے نقل کی یہ مسلم نے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْجَنَّةُ وَلَيْالٍ عَشْرَةٍ فَرَمَا يَارَسُولَ خَدَا صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ جَسَنِي شَبِّ سَبِيَّا كِي فجر کی اور دس رات کی کہ وہ دیہہ بقرہ عید کا ہے یا دیہہ محرم کا ہے یا ماہ اولیاء بی عشر سے دیہہ رمضان کا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تلاش شب قدر کی التَّسْوِيءُ هَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِيَّةِ يَعْنِي تَلَّاشُ كَرُوشَبِّ قَدْرُ كُوَاخِيْرُوَسَبِّ مِيْنِ رَمَضَانَ سَعِ اُوَزِيْرُوَا بَعْضُ كَعِ وَاكِيَالِ عَشْرِ سَعِ مَرَادُ سِ رَاتِ مُتَفَرِّقَةً هِي پَانِجِ رَاتِيْنِ رَمَضَانَ مَبَارَكَا اَخْرَجَ سَعِ كِي كَهْ اَنْ مِيْنِ مِظَنَّةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَعِ بَرَكَاتِ كَا هِي شَبِّ عِيْدِ فِطْرَاتِ عَرَفَةَ عِيْدِ قُرْبَانِي كَعِ اُوَرِ سِتْمَا يَسُوِيْنِ رَجَبِ اُوَرِ شَبِّ عَاشُورَةَ اُوَرِ شَبِّ بَرَكَاتِ كَعِ اُوَرِ اَسِي طَرَحِ اَمَدِ تَعَالِي نَبِيَّ بَارَهُ مِهْمِيُونِ مِيْنِ سَعِ چَارِ مِهْمِيُونِ كُو فُضِيْلَتِ دَمِي هِي قَوْلُهُ تَعَالَى اِنْ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثنى عشر شهراً فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حَرَمٌ مَرَجَمٌ بِشَيْكِ شَمَارِ مِهْمِيُونِ كَا اَمَدُ كَعِ نَزْدِيكِ بَارَهُ مِهْمِيُونِ هِيْنِ سِيحِ لَوْحِ مَحْفُوْظِ كَعِ اُوَسَدِنِ سَعِ كِي كَهْ سَبِيَا كِي آسَمَانِ اُوَزِيْمِيْنِ كُو چَارِ اُوَمِيْنِيْنِ سَعِ صَاحِبِ حَرَمَتِ هِيْنِ فِي الْمَشْكُوَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حَرَمٌ ثَلَاثٌ

مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبٌ مَقْرَدٌ الَّذِي بَيْنَ جَمَادِي
 وَشَعْبَانَ مُرَجَبٌ درمیان مشکوٰۃ کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار
 مہینے بارہ مہینوں میں صاحب حرمت ہیں تین متوالیات یعنی ایک دوسرے
 پی درپی اینوالے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور رجب مقرر یعنی تنہا کہ درمیان دو ماہ
 جمادی اور شعبان کے ہی حدیث قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آتَنَ
 رَجَبٌ شَهْرًا لِلَّهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِي وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي مُرَجَبٌ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو بیشک رجب مہینا اللہ کا ہے اور شب بارات کا مہینا میرا
 ہے اور رمضان میری امت کا ہے فِي تَرْجِيحِ الصَّدُقَاتِ وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ وَاللَّيْثِيُّ
 وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَيِّتٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَفَاهُ اللَّهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ
 مُرَجَبٌ درمیان شرح صدور کے ہے کہ نقل کی احمد اور ترمذی اور بیہقی اور ابن ابی
 الدنیاء نے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمانوں سے کہ
 مرتا ہے جمعہ کے دن یا جمعرات کے دن مگر محفوظ رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ قبر کے
 فتنہ سے أَخْرَجَ حَيْدَرُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَوَقِيَ فِتْنَةَ
 الْقَبْرِ مُرَجَبٌ روایت کیا حیدر نے ترمذی میں ایسا بن ابی بکر سے بیشک رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کوئی مرے دن جمعہ کے لکھا جاتا ہے واسطے اس کے
 اجر شہید کا اور محفوظ رہتا ہے فتنہ قبر سے اور حاشمہ صادقہ میں لکھا ہے
 اگر کوئی مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ کے عذاب قبر کا نہواں گوسوا ایک ساعت کے ہر
 تا قیامت عذاب نہوگا اور درمیان ماثبات بالسنم کی نقل کی کہ امام مالک کے
 نزدیک شب جمعہ افضل ہے شب قدر سے اس واسطے شب قدر کو فضیلت ہوئی بسبب نازل

جب کوئی مسلم گورستان میں جاتا ہے اہل گورستان امیدوار دعا خیر کے اوس سے ہوتے ہیں اور روحین اون کی قہقہے گزرنیوالے گورستان کجا لیس قدم آتی ہیں اگر فاتحہ پڑھے خوش ہو کر پہر تہی ہین وگرنہ غمگین ہو کر نامیدہ ملی جاتی ہین پس جان لو کہ اموات دعا و زندون کے محتاج

ہین **فی شرح الصدور والاجتماع علی ان الدعاء ینفع المیت وکلیله**
قوله تعالی الذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ترجمہ شرح صدور میں ہے کہ اجماع ہے اس پر تحقیق

دعا نفع دیتی ہے میت کو اور دلیل اسکی قرآن شریف سے ہے اور وہ لوگ کہ آئے ہیں اونکے کہتے ہیں یا نبی رب ہمارے بخش ہو اور ہمارے بھائیوں کو کہ آگے ہمیں سبقت کر گئے ہین ساتھ ایمان کے فی شرح الصدور واخرج ابی الدنیاء عن بشار بن غالب قال

رأیت الی ابعۃ فی النوم وکنت کثیر الدعاء لها فقالت لی یا بشار ہذا یاک
 فابتنا علی اطباق من نور خمرۃ بمنادیل کثیر قلت کیف ذلک قالت
 هكذا دعاء المؤمنین للاحیاء اذا دعوا للموتی فاستجیب لہم جعل ذلک
 الدعاء علی اطباق النور ثم خمر بمنادیل کثیر ثم اتی الذی دعی لہ من الموتی
 فی فقیل ہذا ہدیۃ فلان الیک ترجمہ شرح صدور میں ہے کہ نقل کیا ابن ابی الدنیاء

نے بشار بن غالب سے کہا دیکھا میں خواب میں راہبہ کو اور تھا میں دعا بہت کر نیوالا واسطے
 اسکے پس کہا راہبہ نے امی بشار آئے ہین میرے پاس تجھے تیرے طباقون نور پر لپٹے ہوئے
 کپڑون حریر کے سے کہا میں نے کیون کر یہہ دعا پہنچی ہے کہا راہبہ نے اسی طرح دعا مونسین
 زندون کے موتی کے واسطے جب دعا واسطے اون کے کہ جاتی ہے طباقون نور میں پہر لپٹے جاتے
 ہین طباق کپڑون حریر سے پہرتے ہین طباق پر نور میں واسطے اوسکے یہہ دعا کہہ بھی ہے
 سیت کو پس کہا جاتا ہے یہ ہدیہ ہے فلانہ کا طرف تیرے **وفی لادکار النور وی اجمع**
العلماء علی ان الدعاء للاموات ینفعہم ویصل الیہم ترجمہ

اذکار نو دمی میں نہیں کہ جمع ہوئے علماء اسپر کہ دعا واسطے اسوات کے نافع ہیں اور پینچتی
 ہیں اون کے طرف اور شرح عقاید نسفی میں اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری
 میں آیا ہے ان فی دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقْتَهُمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ خِلَافًا
 لِلْمُعْتَزِلَةِ ترجمہ دعا زندوں کی موتی کے لئے اور صدقہ اونکا واسطے اسوات
 نافع ہیں خلاف ہی معتزلہ کا اور قصیدہ امالی میں ہے **بیت** وَلِلدَّعَوَاتِ
 تَأْثِيرٌ بَلِيغٌ وَقَدْ يَنْفِيهِ اصْتِحَابُ الصَّلَاةِ یعنی دعاؤں میں تاثیر بہت
 ہے اور لغنی کرتی ہیں صاحب ضلالتہ یعنی فرقہ معتزلہ پس ہر گاہ پینچنا دعوات اور
 صدقات کا زندوں سے موتی کو ثابت احادیث اور روایات سے ہوا او پر مذہب
 اہل سنت جماعت کے پس جمع کرنا دونوں میں کیا قباحت رکھتا ہے صاحب فہن سلیم اور
 سالک صراط مستقیم پر پوشیدہ نہ ہوگا علاوہ اسے اخراج صدقہ کا شریعت میں اداب قبولیت
 دعا سے ہے چنانچہ بیخ مقدمہ حصن حصین کے ہے کہ کہا ہے بیخ ضمن نقدا و اداب دعا کے
 وَتَقْدِيمِ عَمَلِ صَالِحٍ لِهَذَا اسْتَعْمَالِ حَقِيقَتِ اسْتِعَاذِ دَعَا اور استغفار ہے
 اداب اولی سے تقدیم صدقہ اور صوم ہے اور اولی شریعت میں نظایر بہت ہیں ہر
 گاہ کہ تقدیم صدقہ دعا اداب سے ہوا اور وقت صدقہ کا وقت اجابت دعا ہے پس وقت
 صدقہ کے دینی اور کھلانیکے دعا حق میں بیت کے نزدیک بقبولیت ہوتی ہے اور بات اوٹھا
 وقت دعا کے شرایط دعا سے ہے **فی کتاب الدعوات من مشکوٰۃ المصابیح**
عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ
يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يُرَدَّهُمَا صَفْرًا رواہ لترمذی و ابو
 داؤد و بیہقی **فی دعوة الکبیر** ترجمہ کتاب الدعوات میں شکوۃ شریف کے
 ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رب ہمارا زندہ ہے بخشنے
 مہربان کہ شرم کرنا ہے بندہ اپنے سے جس وقت اوٹھاتا ہے و نوکات اپنی طرف اللہ کے

کہ غالی بہرے نقل کیا ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں عن ابن عباس
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَأَمْسِكُوا بِهَا وَجْوهَكُمْ
 رواہ ابو داؤد و ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ افرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
 جب فراغت ہو تم دعا سے پس بہرہ و ما تہونکو منہہ اپنی پینقل کی ابو داؤد نے عن ابن
 قَابِتِ ابْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَى
 وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ
 ترجمہ ثابت بن یزید سے ہے کہ روایت کی باپ اپنے سے کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب وقت دعائیں کرتے پس اوتھاتے دو نو ہات اپنے اور پیرتے منہہ پر نقل کی یہ حدیث پہنچتی
 دعوات کبیر میں سوا کے جو ہات اوتھانیکے وقت دعا کی مالا مال حدیثیں وارد ہیں واسطے
 اختصار کے نہیں کہیں جب کو مطلوب ہو دیکھنا کتب اہل حدیث مطالعہ کرے بلکہ دعا کر فی طعام
 وغیرہ پر دسترخوان بچا کر حدیث میں آیا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَا كَانَ يَوْمَهُ
 غَزَا وَكَانَ تَبَوُّكِ اصَابِ النَّاسِ مَجَاعَةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُهُمْ
 بِفَضْلِ زَوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعِ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمُ الْبَرَكَاتِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا يَنْطَعُ
 فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ زَوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيئُ بِكَيْفِ ذُرَّةٍ وَيَجِيئُ
 الْآخَرَ بِكَيْفِ تَمْرَةٍ وَيَجِيئُ الْآخَرَ بِكَيْسَرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ شَيْئٌ يَسِيرٌ
 فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَاتِ ثُمَّ قَالَ خذُوا بِأَوْعِيَتِكُمْ حَتَّى
 مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَمِ وَعَاءَ الْأَمْلَؤَةِ قَالَ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَاضَلَتْ فَضْلَكَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ
 الْآنَ يَلَا فِي اللَّهِ بِهَمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍ فَجُجِبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ تَرْجَمَهُ كَمَا أَبُو
 نے جب کہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگوں کو بہوگ شدید پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے
 ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا ہوا توشہ اون کا پھر دعا کیے اندسے اونکے لینے

اون تو شون پر ساتھ برکت کے لیس فرمایا آن حضرت نے اچھا پس منگو ایا دسترخوان
چترے کا پس بچھا یا گیا وہ پر منگو ایا گیا بچھا ہوا تو شہ اون کا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لانا
تھا مٹھتی جیسے کمی اور لانا تھا دوسرا ٹکڑے روتے کے یہاں تک کہ جمع ہوئے دسترخوان
تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوپر ہر فرمایا لو اسمین سے جتنا چاہو اپنے
باسنون میں لیس لیا لو گون نے اپنے باسنون میں یہاں تک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیا ہوں میں کہ کوئی نہیں معبود مگر اللہ اور تحقیق
میں ہوں رسول خدا کا نہیں ہے یہ بات کہی اللہ تعالیٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے
کوئی سندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہوا اور پھر روکا جاوے بہت سے اور بہت ایسے مضمون کی
حدیثیں آئی ہیں پس جب کے طعام پر ڈالت اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے دعا کے
غزوہ تبوک میں مجمع لشکر میں کہ قریب لاکھ آدمیوں کے نوبت پہنچی تھی ثابت ہوا اور وقت
صدقہ کا وقت اجابت دعا کا ہوا ثواب وقت صدقہ دینے کے یا کھلانے کے جیسا کہ رسول
لوگون میں ہے کہ طعام اور شیرینی وغیرہ دسترخوان پر آگے اپنے رکھ کر ڈالت اٹھا کر اوپر
طعام کے دعا خدا سے واسطے میت کیے کرتے ہیں اور ثواب اس طعام واسطے اللہ کے
میت کو بخشتے ہیں درست ہیں اور ثواب اسکا میت کو پہنچتا ہے چنانچہ جامع الاوراد اور
استفتا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم وغیرہ
میں لکھا ہے کہ یہ طریقہ درست اور مستحسن ہے اور فایزہ مردون اور زندون کو اسمین ہے چنانچہ
باب چوتھے میں ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ پس دعا کرنے وقت صدقہ کے اور جمع کرنا ہر دو کا
کچھ قباحت نہیں رکھتا بلکہ افضل اور اعلیٰ ہے اور پڑھنا سورہ فاتحہ کا کہ اس محمد الہی ہے
اور ختم ساتھ دعا کے مرجعاً اجابت ہے اور سورہ اخلاص کہ مشتمل اوپر جمیع شتا، حق جل و علی
کے ہے اور ورود او پر نبی مصطی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب مطلق دعا سے ہے اکثر اوقات
دعا میں درمیان مسلمانوں کے پڑھا جاتا ہے لہذا عوام میں شہور ہو گیا ہے کہ وقت دعا

کہتے ہیں فاتحہ اور قل پڑھ لو اور عرض اسے دعا کرنی ہوتی ہے اور یہہ کلا عوام مسلمانوں کی قسم ذکر لازم عرفی اور ارادہ ملزوم کے سے ہے اور تفسیر فتح الغزیرین میں بھی ساتھ اس شخص کے

باب الثالث فی قراة القرآن للمیت

باب تیسرا بیچ بیان قراة قرآن کے واسطے میت کے واختلّفوا فی وُصولِ ثوابِ القراة للمیت فجمهور السلف والایمة الثلاثة علی الوُصولِ ترجمہ اور اختلاف کیا بیچ پہنچنے ثواب قراة قرآن کے واسطے میت کے پس جمهور السلف اور ایمة ثلاثہ اور پر وُصولِ بن والشہور من مذہب الشافعی رحمہ اللہ لا یصل وذهب ابن حنبل و جماعة من العلماء وجماعة اصحاب الشافعی انہ یصل فاذا اُختیار ان یقول القاری بعد فراغہ اللهم اوصِل ثواب ما قرأتہ ترجمہ اور مشہور مذہب شافعی سے ہے کہ نہیں پوچھا اور گئے ابن حنبل اور ایک طاہفہ علماء سے اور ایک جماعت اصحاب شافعی سے طرف او کے کہ تحقیق پوچھا ہے طرف میت کے ثواب قراة کا پس مختار یہ ہے کہ کہوے قاری بعد فراغت قراة کے اے بارخدا یا پوچھا ثواب اسکا فلا نیکو جو مینی پڑا ہے عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ علی المقابر وقرع قال هو اللہ احد عشر مرّة ثم وهب للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات ترجمہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ بیشک حضرت نے کہا کہ جو شخص گزرے اوپر گورستان کے اوپر ہے قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھے ثواب اسکا واسطے مروون کے عطا کیا جائے پڑھنے ویلے کو ثواب سے ساتھ شمار اموات کے اجمع القاضی ابو بکر بن عبدالباقی الاضاری عن سلمة بن عبید قال قال حماد بن المکی خرجت ليلة الى مقابر مكنة فوضعت راسی علی قبر فمئت فراكبت اهل المقابر حلقة حلقة قلت اقامت القبلة قالوا الا ولكن رجال من اخواننا قرء قل هو اللہ احد وجعل ثوابه

لَنَا فَخَنِّي نَصِيْمَهُ مُنْذُ سَنَةٍ ثُمَّ حَمَمَهُ رَوَيْتُ كَيْفَ قَاضِي أَبُو كُبْرٍ بِنِ عَبْدِ الْبَاقِي انْصَارَ
نِي سَلْمَةَ بِنِ عُبَيْدَةَ سَعَةَ كَيْفَ حَامِدُ مَكِّي نِي كَلَامِيْنَ اَيْكِرَاتِ طَرَفِ كُوْرَسْتَانِ كَيْفَ پَسْرِ رَا كَمَا
سَرَكُوْا پَرِ قَبْرِ كَيْفَ پَسْرِ سُوْ كَمَا پَسْرِ دِكَمَا يَنْبِيْ اَهْلِ قَبْرِ كُوْ حَلَقَةَ حَلَقَةً پَسْرِ كَمَا يَنْبِيْ كَمَا قَا يَمْ هُوْ
قِيَامَتِ كَمَا اَهْلِ قَبْرِ نِي نِيْنِ لِيْ كِيْنِ اَيْكِ مَرُوْنِيْ سَا رَسَ بَمَا سُوْ يَنْبِيْ هُوْ اَللّٰهُ اَصْدَا وَجْشَا
ثَوَابِ هَكَوْ تَقْسِيْمِ كَرِيْمِ هِيْنِ اَيْ سُوْ اَيْكِ بَرِيْمِ وَفِيْ شَرْحِ الصَّدُوْ رِيْعُوْ
اَخْمَدُ بِنِ حَنْبَلٍ قَالِ اِذَا دَخَلْتُمْ الْقُبُوْرَ فَاَقْرَبُوْا بِمَا تَحْتَهُ الْكِتَابُ وَالْعُوْدِيْتِيْنَ وَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّاجْعَلُوْا اِذَا لَيْتُمْ لِمَقَابِرِ فَاِنَّهُ يُصَلِّىْ لِيْهِمْ ثُمَّ حَمَمَهُ
شَرْحِ صَدُوْرِيْنِ حِيْ اَحْمَدُ بِنِ حَنْبَلٍ سَعَةَ كَمَا حَبِ جَاوُوْمَ كُوْرَسْتَانِ يَنْبِيْ پَسْرِ يَرْهُوْمُ اَحْمَدُ
اَوْرِ قُلْ هُوْ اَللّٰهُ اَصْدَا وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَوْرِ جَشُوْ اَوْنِ كُوْ
وَ اَسْطِ اَهْلِ قَبْرِ كَيْفَ پَسْرِ مَقْرُوْ چَا هِيْ وَ هِ طَرَفِ اُوْنِ كَيْفَ خِرَاتِ اَلرُّوْ اِيَاتِ اَوْرِ قَا وِي
غَايِبِ يَنْ حَدِيْثِ نَضَلِ كِيْ فِي الْحَدِيْثِ مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ وَاَيَةَ الْكُرْسِيِّ وَجَعَلَ
ثَوَابَهَا لِاهْلِ الْقُبُوْرِ يَدْخُلُ قَبْرُ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ اَرْبَعِيْنَ
فَوْزًا وَ وَسِعَ قَبُوْرَهُمْ وَرَفَعَ دَرَجَتَهُمْ وَ يَرْفَعُ لِلْقَارِيْ اَجْرُ سِتِّيْنَ سِيْرٍ
نَبِيًّا وَ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ حَرْفٍ مَلَكًا يَسْبُحُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ شَهْرًا يَفِيْرُ وُ سُوْرَةُ
اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ وَ الْمَلِكُ الْتَكَثُرُ ثُمَّ حَمَمَهُ حَدِيْثِ يَنْبِيْ حَسْبِيْ پَرِ هِيْ سُوْرَةُ
فَاتِحَةُ اَوْرِ اَيَةُ الْكُرْسِيِّ اَوْرِ جَشَا ثَوَابِ اَوْ سَا وَ اَسْطِ اَهْلِ كُوْرَسْتَانِ كَيْفَ دَاخِلِ كَرْتَا هِيْ
اَللّٰهُ تَعَالَى قَبْرِ يَنْبِيْ هَرِ سُوْمِنِ كَيْفَ مَشْرِقِ سَعَةَ مَغْرِبِ تَكِ چَالِيْسِ نُوْرًا اَوْرِ فَرَا نِيْ هُوْتِيْ
هِيْ قَبْرًا وِنِ كِيْ اَوْرِ بَلَنْدِ كَرْتَا هِيْ دَرَجَاتِ اُوْنِ كَيْفَ اَوْرِ بَلَنْدِ هُوْتَا هِيْ وَ اَسْطِ يَرْهُيْنِيْ
وَ اَلِيْ كَيْفَ ثَوَابِ سَا لَهْ بِنِيُوْنِ كَا اَوْرِ پِيْدَا كَرْتَا هِيْ اَللّٰهُ جَلِ شَا نِيْ هَرِ حَرْفِ يَنْبِيْ سَعَةَ اَيْكِ
فَرَشْتَا تَسْبِيْحِ كَرْتَا هِيْ اَللّٰهُ جَلِ شَا بِيْ كَيْفَ
وِنِ قِيَامَتِ تَكِ پَرِ پَرِ هِيْ سُوْرَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ وَ الْمَلِكُ الْتَكَثُرُ اَوْرِ مَفْتَا حِ

لجان اور وسیلۃ القلوب اور قادی زاد اللیب میں لکھا ہے جو شخص
 یہ آیت گورستان میں پڑھی دَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا لَنْ یُبْعَثُوا قُلُوبُی وَرَبِّی
 كَتَبَتْ ثُمَّ كَتَبَتْ بِمَا عَمَلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ یَسِیرٌ بخشے جاتے ہیں برویا
 اور پڑھنے والے حدیث من نزار فبن والدیه فی كل جمعة ویقرء بین
 ویجعل ثوابها لهما کہ یبقی حتی لا اذ الیہما ترجمہ جو کوئی زیارت قبر باب اور ما
 اپنی کے بیچ دن جمعہ کے کرے اور پڑھے سورہ یاسین اور بخشے ثواب اسکا مان اور
 باپ کو نہیں باقی رہتا مان اور باپ کا حق مگر کہ ادا کر دیا اوسنے حق کو طرف مان اور
 باپ کے فی شرح الصدور قال القریطی وقد كان الشیخ عمر الدین بن
 عبد السلام نفعی بانہ لا یصل الی المیت ثواب ما یقرء لہ ویهدی الیہ فلما
 توفي راہ بعض صحابہ فی المنام فقال لہ انک کنت تقول انه لا یصل الی
 المیت ثواب ما یقرء ویهدی الیہ فكیف الامر قال لہ کنت اقول ذلك
 فی دار الدنيا والان قد رجعت عنہ بما رايت من کرم الله فی ذلك وانه
 یصل الیہ ذلك هكذا فی روض الریاضین ترجمہ بیچ شرح صدور کے ہے
 کہا قرطبی نے تحقیق تھے شیخ عبدالدین بن عبدالسلام نفعی ساتھ اسکے کہ نہیں ہنچا میت کو
 ثواب قرات کا کہ ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس جب فوت ہوئے دیکھا اون کو بعض
 اصحاب اون کی نے خواب میں اور کہا اونکو تھے تم کہتے کہ نہیں ہنچا طرف میت کے ثواب
 اسکا کہ پڑا جاتا ہے اور ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس اب کیونکر امر ہے کہا شیخ نے
 کہا تھا میں اسکو دنیا میں اور اب رجوع کیا منے اسے اسواسطے کہ دیکھا میں نے کرم امین کا
 اسمیں اور بیشک ہنچا ہے میت کو ثواب قرات کا پس ہر گاہ کہ اعتقاد دعوات و صدق
 اور قرات قرآن کا میت کے حق میں مذہب اہل سنت اور جماعت میں کہ یہ لیل ساتھ اجاڑ
 اور روایات کے ہی مطلقاً حق ہو پس اگر آدمی تینونکو زمان واحد میں بطریق اجتماع کے عمل

الباب الرابع

الباب

فِي الرَّسْمِ الَّذِي شَاعَ فِي دِيَارِ الْعَرَبِ وَالْحَجْمِ بِأَرِ الْقَوْمِ يَجْتَمِعُونَ وَيَقْرُونَ
 الْقُرْآنَ لِمَوْتَاهُمْ. ترجمہ باب چوتھا ہے، بیچ بیان ثبوت اس رسم کے کہ مروج ہے
 ملک عرب اور عجم میں ساتھ اس طور کے کہ قوم جمع ہوتی ہیں اور پڑھتی ہیں قرآن مجید واسطے
 موتا اپنی کے ذکر الملائکی قاری فی المرقات شرح مشکوٰۃ اخرج الخلال فی الجامع
 عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ الْأَنْصَارُ إِذَا مَاتَ لَهُمْ الْمَيِّتُ اخْتَلَفُوا إِلَى قَبْرِهِ وَيَقْرُونَ
 الْقُرْآنَ ترجمہ ذکر کیا ملا علی قاری نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں کہ روایت کی خلال نے
 بیچ جامع کے سفین سے کہا تھے انصار کہ جب رتلے انہیں کوئی میت آتے لوگ طرف قبر
 میت کے اور پڑھتے تھے قرآن و فی شرح الصدور ان المسلمین ما زالوا فی کل
 عصرٍ یجمعون ویقرؤن القرآن لموتاهم من غیر نیکر فكان ذلك اجماً
 ترجمہ بیچ شرح صدور کے شیخ جلال الدین سیوطی کے مرقوم ہے کہ مسلمان لوگ ہمیشہ
 ہر زمانے میں شہر میں جمع ہوتے ہیں اور قرآن مروے کے لئے پڑھتے ہیں غیر انکار کرنے کسی
 منکر کے یعنی کسی نے علماء سے اس جماع پر انکار نہیں کہا پس تو یہ اجماع مسلمانوں کا اس امر خیر
 مانند اجماع کے ہوا فی زیارت القبور من فتاویٰ العرب قال اهل الحق
 اذا اصابت المسلم مصيبة تقعد صاحبها والناس معه للتعزية معظما
 للميت الذي خلا منه مصلاة واثار سلامه وبركة عبودية ویتجانزون
 علی ما دخل النقص فی عدد المسلمین واهل التعبید ویکونون غیر مکتوبین
 وسعی ان یقرء القرآن متوجہین الی القبلة ترجمہ درمیان زیارت القبور
 ہے فتاویٰ غریب سے کہ کہا اہل حق نے جب ہونچی مسلمان کو مصیبت یٹھے صاحب
 اسی مصیبت کا اور لوگ ساتھ اس کے واسطے تعزیت کے کہ ہوں بزرگی کر نیوالے واسطے

سیت کے کہ خالی ہو وے اوس سے نماز گاہ اوسکی اور آثار اسلام اوسکی کے اور
برکت عبادت اوسکی کے اور غم کرے اوپر اس بات کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ عدد
مسلمانوں کے اور اہل عبادت کے اور نہ بچو کر نیوالے ہوں اور کوشش کرے اسپر یہ کہ قرآن
شریف پڑھے متوجہ ہو کر طرف قبلہ کے اور درمیان جامع الاوراد کے لکھا ہے کہ اگر طعام
فاتحہ کردہ بفقر ابد بدخواہ درحالت حیات وخواہ بعد مردن البتہ ثواب برد ترجمہ
یعنی اگر اوپر طعام کے فاتحہ کر کے فقر آکو دیوے خواہ حالت حیات میں خواہ بعد مرینکے
البتہ ثواب پہنچتا ہے اور بھی جامع الاوراد میں ترتیب فاتحہ ختم قرآن کے واسطے ارواح مردوں
اسطرح لکھی ہے . چونکہ ختم کند اول بیخ ایتہ خواندہ دست برای فاتحہ بر وارد و ثواب
آن بروح میت بر بخش ترجمہ جب قرآن ختم کرے اول بیخ آیت پڑھکر ہاتھ اوٹھاویے
اور ثواب ختم کا ساتھ ارواح حشر کے چاہے طفیل آنحضرت کے بخشے فی الانبازی .
سئل ای الأعمال افضل فقال المرحل الى ان قالوا واذا جمعوا القرآن بالتلاوة
وتقرأ الفاتحة وخمس آيات من أول سورة البقرة الى قوله وأولئك هم
المفلحون . ترجمہ درمیان انباری کے ہے سوال کیا گیا یہ کہ کون سا عمل ہے افضل پس
کہا افضل الاعمال مرتحل ہے یہاں تک اور جب کہتے ہو ساتھ تلاوت قرآن کے اور پڑھے سورہ
فاتحہ اور بیخ آیت سورہ بقرہ سے اولئک ہم المفلحون تک فی کثیر العباد فی الحدیث
کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ختم القرآن يقرأ القرآن قد ختم
آيات ترجمہ درمیان کنز العباد کے ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
جب ختم کرتے قرآن کا پڑھتے قرین بیخ آیات کے و فی الفتاویٰ الکبریٰ قال الفقیہ
ابواللیث قرأه قل هو الله احد ثلثا عند ختم القرآن شبي و استحسنه اهل
العراق ترجمہ درمیان فتاویٰ کبریٰ کے ہے کہ کہا فقہ ابو الیث نے پڑھنا سورہ اخلاص کا
تین بار وقت ختم کرنے قرآن کے مستحب اور نیک رکھا اسکو اہل عراق نے یعنی لایتی

تا آخر بعدہ قل ہو اللہ تین بار اور قل عوذ برب العلق اور قل عوذ برب الناس اور الحمد
 مرتبہ اور الم ذالک الکتب تا سفلیون و ما کان محمد تا علیما ان احد ملائکتہ تا تسلما سبحا
 ربک رب الغرة تارب العالمین پر ہے **وَعَنْ اَبِيْعَبْدٍ لِكَاذِبِي قَالَ قَالَ**
رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ کہا ایقع بن عبد اللہ کلاعی نے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کون سے سورۃ قرآن
 بزرگ تر ہے فرمایا سورہ اخلاص **وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى**
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ مَا اَحَدٌ كَمَا يَقْرَعُ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَكَيْفَ
يُقْرَعُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ
 ۰۰۰ ۰۰۰ ۰۰۰ ترجمہ کہا ابی الدرداء نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 آیا عاجز ہی کوئی تم سے اسکا کہ پر ہے پنج رات کے تیسرا حصہ قرآن کا کہا صحابہ نے کیونکہ
 تیسرا حصہ قرآن نہر یا قل ہو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے نقل کی یہ مسلم اور بخاری
 نے **وَعَنْ اَبِي عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
خَبَهُ عَلَى قَبْرِهُ وَهُوَ يَحْتَسِبُ اَنَّهُ مُقْبَرٌ فَاِذَا فِيهِ اِنْسَانٌ يَقْرَعُ تَبَارَكَ
الَّذِي بِيَدِهِ الْمَلَاِكُ حَتَّى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَتْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَنْعَةُ هِيَ الْمَجِيئَةُ يُجِيئُهُ مِنَ
عَدَابِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ کہا ابن عباس نے کہا کیا بعض اصحاب آنحضرت
 خیمہ اوپر قبر کے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ قبر سے پس ناگاہ قبر میں انسان ہے کہ سورہ تبارک
 الذی پر پڑتا ہے یہاں تک کہ تمام کی اوستے پس آیا آنحضرت کے پاس اور خبر دی اس پر
 پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ منع کر نیوالی ہے اور نجات دہندہ ہے
 کہ نجات دیتی ہے قاری کو عذاب خدا سے روایت کی ترمذی نے اس واسطے اکثر لوگ
 وقت ختم فاتحہ کے پنج آیت اور سورہ ملک اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑھتے ہیں اور بخاری

شاہ عبدالغنیہ صاحب مرحوم فتویٰ جواز عرس میں لکھتے ہیں ائیکہ ہیئتہ اجتماعیہ مردم کثیر جمع
 شوند و ختم کلام ائیکہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ و تقسیم در حاضرین نمایند این
 قسم معمول در زبان غنیمت خد اصلی ائیکہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین نہ بود و اگر کسی باین طور
 بکند باگ نیست زیرا کہ دین تقسیم قبیح نیست بلکہ فایده اجیا و اموات را حاصل می شود انتہی
 یعنی یہ کہ ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع ہونی ہے اور ختم کلام ائیکہ کا کرتے ہیں اور فاتحہ شیرینی
 یا طعام پیر کر کے حاضرین میں تقسیم کرتے ہیں یہ قسم معمول زمانہ پیغمبر خد اور خلفاء راشدین
 میں نہ تھا اگر کوئی اس طور پیر کرے مضائقہ نہیں اس واسطے کہ اس میں قباحت نہیں بلکہ فایده
 زندون اور مردوں کو حاصل ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم بیچ جواب
 سوال نہم کے اتنا اپنے میں لکھتے ہیں در مجلس فاتحہ و ختم کہ برای حاضران مجلس باشد
 اگر این جماعت بر قبر باشند انجا تقسیم کنند و ثواب آن با اموات برساند و اگر در خانہ باشد
 بر حاضران انجا تقسیم شوند بیچ قباحتی ندارد و از قبیل اباحت است پس ائیکہ ائیکہ ختم و طعام
 بدعتی مباح است انتہی ترجمہ مجلسین فاتحہ اور ختم واسطے حاضرین مجلس کے ہو اگر یہ جا
 قبر پر ہوں وہاں تقسیم کریں اور ثواب اوسکا موتا کو پہنچاویں اور اگر گھر میں کریں
 حاضرین پر تقسیم ہووے کچھ قباحت نہیں اور قبیل اباحت سے ہے پس ائیکہ ائیکہ ختم
 اور ختم اور طعام کے بدعت مباح ہے اور مولوی صاحب موصوف باب تخصیصات کو پو
 اپنے استغنا میں لکھتے ہیں فاتحہ و طعام کہ بی شہادہ استجابات است و تخصیص کہ فعل مخصوص
 باختیار اوست باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف عادات اند کہ مباح
 خاصہ ابتدا بطہور آمدہ رفتہ رفتہ شیوع یافتہ مثل کچھڑہ و فاتحہ امام حسین و توشہ فاتحہ
 شیخ عبدالحق وغیرہ ذالک کہ ہمہ فاتحہ و طعام کہ بی شہادہ استجابات است فی المشکوٰۃ
 مَنْ مَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ
 غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْءٌ رواہ مسلم ترجمہ کہ ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو کوئی راہ جاری کرے اسلام نہیں راہ نیک واسطے اوس شخص کے اجرا و سکا ہے
 اور اجرا و سکا جسے عمل کیا اور پورا اسکے بعد اسکے سے سوا اسکے کہ ناقص اور کم پورا اجرا کے سے
 کچھ ف یعنی جو شخص سہ نیک نکال گیا اور جو اوس پر عمل کرتے ہیں ثواب اون سبکو
 برابر پہنچایا اور کسی کا اون میں سے ثواب کم نہ ہوگا اور صحیح بخاری میں ہے ح مَنْ
 رَاَهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا هُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ مَرْتَجِمٌ يَعْنِي جَسْرًا كَوَيْلِيْنِ مَوْسَىٰ اِجْمَاعًا
 پس وہ نزدیک اللہ کے بھی اچھا ہے اور بیچ شفا کے ہے وَمَا رَاَهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا
 هُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ وَمَا رَاَهُ الْمُسْلِمُونَ فَيَحْسَبُ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ فَيَبِيْحُ مَرْتَجِمٌ
 اور جس چیز کو دیکھیں مسلمان نیک پس وہ نزدیک اللہ کے بھی نیک ہے اور جسکو دیکھیں
 مسلمان بد پس وہ اللہ کے نزدیک بھی بد ہے تفسیر جانا چاہئے جو حکم کہ نص قرآن
 اور حدیث سے ثابت نہ ہو و قسم ہی ایک تو یہ کہ بدلیل شرعی مثل اجماع اور قیاس کے
 ثابت ہو یا کچھ اصل شرعی رکھنا ہو اور ساتھ حکم آیتہ کریمہ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
 کے مانند قواعد استنباط وغیرہ کے بیچ دین کے داخل ہو وہ بیچ سنت کے یا بیچ بدعت
 حسد کے کہ بیچ معنی سنت کے ہے داخل ہو دوسری قسم یہ کہ ساتھ کسی دلیل کے اول سے
 مانند کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ثابت نہوا اور کوئی اصل شرعی
 نہوے وہ بدعت سیئہ ہے وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَا أَحْدَثَ وَخَالَفَ كِبَابًا أَوْ سُنَّةً
 أَوْ إِجْمَاعًا أَوْ أَثَرًا هُوَ الْبِدْعَةُ الضَّالَّةُ وَمَا أَحْدَثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يَخَالَفْ شَيْئًا
 مِنْ ذَلِكَ هُوَ الْبِدْعَةُ الْحَمِيدَةُ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفِقَةٌ عَلَى
 نَدْبِهَا وَهِيَ مَا وَافَقَ شَيْئًا مِمَّا مَرَّ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مِنْ فِعْلِهِ حُدُّونَ شَرْعِيٍّ وَ
 مِنْهَا مَا هُوَ فَرَضٌ كِنَيْفَةِ الْعُلُومِ وَنَحْوِهَا وَأَنَّ الْبِدْعَةَ السَّيِّئَةَ
 وَهِيَ مَا خَالَفَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ صَرِيحًا وَالْتِزَامًا مَرْتَجِمًا أَوْ كَمَا شَافِعِيُّ لَمْ يَرَهُ
 جو چیز کہ نو پیدا کی اور مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہے پس وہ بدعت ضالہ ہے

اور جو نوپیدا کی نیکی سے اور مخالف کسی ان چیزوں میں سے نہیں ہے پس وہ بدعت نیک
 ہے حاصل یہ کہ تحقیق بدعت حسنہ اتفاق کیا گیا اوپر استیجاب اوسکی کے اور وہ بدعت وہ ہے
 کہ موافق ہو ان چیزوں کے کہ گذرا فکر اوسکا اور نہ لازم ہو کرنے اوسکی سے محذور شرعی
 اور بعض بدعتوں میں سے فرض کھایا ہے مانند تصنیف کرنے علوم کے اور مانند اوسکے اور تحقیق
 بدعت سیدہ وہ ہے جو مخالف کسی چیز کو ان چیزوں میں سے ہو صراحتہ یا التماماً اسی طرح فتح القدر
 اور فتح المبین شرح اربعین اور جامع الکلم اور کتاب القواعد میں نقل کیا ہے اگر مفصلاً لکھا جا
 تو طولت بہت ہو جاوے اور جب کوارادہ مزید اطلاع کا ہو چاہے کہ کتب مذکورہ وغیرہ کو
 مطالعہ کرے پس جب کہ ثابت ہو کہ بدعت اوپر دو قسم کے ہے بدعت حسنہ کہ اتفاق کیا گیا اور
 استیجاب اسکی کے اور بدعت حسیہ کہ مخالف شرع اور سنت کے ہی اور کُلُّ بَدْعَةٍ
 ضَلَالَةٌ مخصوص ہے ساتھ بدعت سیدہ کے جیسا کہ محقق دہلوی نے بیچ ترجمہ فارسی مشکوٰۃ
 شریف کے تخریج اوپر اوسکے کے ہے کہ تنقید بدعت بضالت و توصیف آن لعدم رضا خدا
 جل علا و رسول و می ص در این قول و مَنِ ابْتَدَعَ بَدْعًا ضَلَّ لَهٗ لَابِقْرَضَاهُ اللهُ
 وَرَسُوْلُهُ الْاَحَدِيْثُ اِشَارَةٌ لِسُبُوْحِيْ اَمَّا دَرَبُ بَدْعٍ مَذْبُوْرُهُ بِلِسَانِ شَارِعٍ بَدْعٍ
 ضَلَالَتٍ سَبْتٌ كَمَا رَسُوْلُ اَزَانَ نَارَاضٍ اَنْدُ وَخَالَفَ شَرِعٍ وَسُنَّتٍ نَهْ اَمَّا خَيْرَتٍ وَنَافِعٍ
 دَرْدِيْنٍ وَدَاخِلٍ دَرِ عَمُوْمَاتٍ شَرْعِيَّةٍ اَزْ كِتَابٍ وَسُنَّتٍ كَمَا اَنْ هِدَايَتٍ مَحْضٍ سَبْتٌ وَسَمِيَّ سَبْتٌ
 نَزْدَ عُلَمَاءٍ وَبَدْعٍ حَسَنَةٍ وَتَرْجَمَةٌ اَوْ رَقِيْدٌ كَمَا بَدْعٍ كُو سَاتِحَةٌ ضَلَالَتٍ كَمَا اَوْ رَقِيْدٌ اَوْ
 سَاتِ نَارَ ضَامِنِيْ خُذَا اَوْ رَسُوْلٍ كَمَا سَبْتٌ اِسْ قَوْلٍ مِّنْ وَ مَنِ ابْتَدَعَ بَدْعًا ضَلَّ لَهٗ
 الْاَحَدِيْثُ اِخْرَجَتْ نَكِ اِشَارَةٌ هِيَ طَرَفُ اِسْبَاتٍ كَمَا بَدْعٍ مَذْبُوْرُهُ اَوْ پَرِزْبَانَ
 شَارِعٍ كَمَا بَدْعٍ ضَلَّ هِيَ كَمَا خُذَا اَوْ رَسُوْلٍ اَوْ سَبْتٍ نَارَاضٍ هِيَ اَوْ رَجَالَ شَرِعٍ اَوْ
 سُنَّتٍ كَمَا هِيَ نَهْ وَهْ كَمَا نِيْكَ اَوْ نَافِعٍ دِيْنٍ مِّنْ مَّيْنٍ اَوْ دَاخِلٍ عَمُوْمَاتٍ شَرْعِيَّةٍ كَمَا هِيَ
 كِتَابٍ اَوْ سُنَّتٍ سَبْتٌ كَمَا وَهْ هِدَايَتٍ مَحْضٍ هِيَ اَوْ نَامٍ رَكْبَا كَمَا نَزْدِيْكَ عُلَمَاءٍ كَمَا سَاتِحَةٌ

بدعتِ حسنہ کے اور بہت ہی برادر ہی بدعت سے اس قول میں مِنْ اَحَدٍ ثَقْوَمَ بَدْعِ
عَلَى الْاَرَفِ اللهُ مِنْهَا مِنَ السَّنَةِ فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرٍ مِنْ اِحْلَاثِ
بَدْعِ عَنِّي تَرْجَمُ یعنی نہیں نکالتے کوئی قوم بدعت کو مگر اوٹھا لیتا اللہ تعالیٰ مثل کے
سنت سے پس تمسک ساتھ سنت کے بہتر ہے کالنے بدعت سے اس واسطے کہ رفع
سنت کا ساتھ بدعتِ ضالہ کے ہوتا ہے کہ مخالف سنت کے نہ ہو ساتھ احداث امر
نیک اور بحسن کے کہ داخل عموماً شرعہ میں ہے اور اقرار سنت سے ہی اور طیبی نے
درمیان شرح مشکوٰۃ کے کہا کہ برادر بدعت سے اس حدیث میں بدعتِ حسنہ ہے خلاصہ
کلام یہ ہے کہ ان تمام بدعت کا طرف بدعتِ حسنہ اور فحیہ کے کہ متفق علیہ درمیان
علما کے ہی اور انکار بدعت مستحسنہ سے جہاں ہی جیسا کہ موجود ان جدید کہتے ہیں پس
باعتبار اصل مقدرہ مذکورہ کے ظاہر ہوا کہ ہیئتہ اجتماعیر دم کثیر کا جمع ہونا اور انہم کلام
اللہ اور فاتحہ کا اوپر طعام شیرینی وغیرہ کے اور بیچ آیت پڑھنے اور دعا واسطے میت
کے ہاتھ اوٹھا کر مانگنے اور دن مقرر کر کرمانند یازدہم حضرت محبوب سبحانی کے پاس
شریف پڑھنا جائز ہی اور درمیان جمع الجوامع کے روایت کی جلال الدین سیوطی
محدث رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ایک سو دو اگر تھا بعد اذین ہر سال مجلس مولود
شریف کی کیا کرنا اور جو کچھ پاس و کے موجود ہوتا حریح کرنا ہمایہ او کے میں ایک یہود
تھا کہ روجہ او کی ہمیشہ کہا کرتی یہ کیا صرف کرتا ہی یہود می نے کہا کہ آج کا دن پیدائش کا
اون کے پیغمبر کا ہی خوشی کرتے ہیں اور وہ طعن ہمیشہ کیا کرتے تھے ایک رات اتفاقاً خواب
میں زوج یہود می نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ بہت خوش چلے آتے ہیں سننے بیاب ہو کر آواز دی
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لبیک یا ائمۃ اللہ یعنی میں حاضر ہوں کہا جناب کہاں تشریف
لائے فرمایا ہمایہ تیر میں کہ محب ہمارا ہی اور اکثر میں آتا ہوں وہاں جہاں ذکر ہو تو ہاں
میرا عرض کی اسی عورت نے کہ یا رسول اللہ کہ مسلمان فرماؤ مجھ کو پس مسلمان ہونی کہا

شوہر کو مجلس ہو لو د کروں گی آج کہا شوہر نے کیوں کہا آج کب رات کو مسلمان ہوئی
 اور سب احوال خواب کا ذکر کیا شوہر نے کہا آج کی رات میں بھی مشرف باسلام ہوا ^{الغرض}
 برکت ہو لو د شریف کے بیسے ہر دو ہسایہ مسلمان ہوئے اور مولو شریف کا پڑھنا
 ماہ ربیع الاول میں نبا برا کے ہی کہ آیا ماثبتہ من السنہ میں **وَأَوْلَىٰ وَأَوْحَىٰ مَا**
يَذَكِّرْ فِيهِ ذِكْرُ مَوْلَانِ وَفَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور اولیٰ اور
 احق وہ چیز ہے کہ ذکر کیا جاوے ہمیشہ بارہ وفات میں ذکر مولود اور وفات حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا یا روز جمعرات کے فاتحہ دینی یا سوا اسکے اور کوئی دین متبرک
 میں کسی بزرگ کی فاتحہ کرنی اور ثواب اسکا میت کو بخشنا بدعت حسنة کہ افراد
 سنت سے ہی ہوا اور انکار بدعت حسنة سے ہرگز بچا ہے کیا اور منکر اسکا
 مبتدع اور فاسد العقیدہ اور خارج زمرہ اہل سنت اور جماعت سے ہی اور
 البتہ یہ اعتقاد نہ چاہئے کہ اگر سات اسی وضع خاص مذکورہ کے کریں تو درست
 ہے اور سوا اسکے نہیں ہے یہ نیت بالکل باطل ہی جسوقت اور بدن چاہے
 اور جس طور چاہے فاتحہ درود اور طعام ارواح میت کو بخشے اور منہیات شرعی
 بچے **وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يَخْتَارَ مَن يَشَاءُ لِيُخَلِّقَ مَا يَشَاءُ وَيَجْعَلُ لِمَن يَشَاءُ رِزْقًا وَسَعَةً وَمَن يَشَاءُ لِيَمْسَسْهُ بِلُحْيَةٍ كَمَا يُشَاءُ وَيَجْعَلُ لِمَن يَشَاءُ أَلْفًا مِّنْ مَّا يَشَاءُ وَيَجْعَلُ لِمَن يَشَاءُ مِثْرًا وَمَن يَشَاءُ لِيَمْسَسْهُ بِلُحْيَةٍ كَمَا يُشَاءُ وَيَجْعَلُ لِمَن يَشَاءُ أَلْفًا مِّنْ مَّا يَشَاءُ وَيَجْعَلُ لِمَن يَشَاءُ مِثْرًا**

❦ **وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**

خاتم الطبع الحمد مدکہ رسالہ نافذہ فیاض المقاصد در بیان ایصال ثواب باموات مستنظا از کتب احادیث و فقہیہ مذاہب
 اربعہ تالیف جناب ہدایت آباد مولانا داوود اولیاء ابوالرشید حاج الحرمین الشریفین حافظ القرآن رطب اللسان
 حضرت مولوی محمد عبدالکیم سلمہ لکھنؤ بن مولانا الحاج الشہید محمد عبدالرحیم نونہ مدد سرقدہ قادری
 الحنفی الدہلوی در بلدہ ہمسورہ منبئی ۱۲۵۵ھ در مطبعہ محمد وحی باہتہام جناب حاج قاضی ابترام
 صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلندری تعالیٰ علیہم اجمعین تمت بالخیر

مجالہ نافعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم : الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام علی رسلہ محمد والہ واصحابہ
اجمعین : اما بعد کہتا ہے بندہ خاک رعبہ الحکیم بن قدة الساکین مولانا محمد عبد الرحیم قدس اللہ سرہ
یہ ایک سلسلہ ہے بیان میں پڑھنے نوافل کے ساتھ جماعت کے ایام متبرکہ اور راتوں متبرکہ میں مانند شب قدر و
شب برات و شب عاشورہ سے کہ اکثر لوگ بزرگ اور علما کو کو یہ نوائے دیکھا اور بعض روایات بھی کتب
معتبرہ میں ہے اور جواز اسکے کے پائی لہذا اس فقیر نے چند روایات بقدر ضرورت اس مختصر میں تحریر کی اور نام
اس رسالہ کا مجالہ نافعہ رکھا و اللہ الموفق للتحقیق والصواب : جانا چاہئے کہ صحیح بحر المرائق اور شرح
میشہ اور اصل صدق الثبید اور فتاویٰ صوفیہ میں خلاصہ سے نقل کیا کہ نفل جماعت بغیر تداعی کے جائز ہے لیکن اگر
اور پھر ذکر کیا روایت کو شمس الایمہ حلوانی سے کہ لایکہ التلوع بالجماعة مطلقاً اذا صلوا بغیر اذان واقامتہ
اور فتح القدیر میں بعد ذکر حدیث صحیحہ کے باب الجماعت میں نقل کی ابن عباس سے کہ کہا اونسے سو یا
پاس نفلہ اپنی کے اور نبی گھر سے ہوئے واسطے پڑھنے نوافل شب کے پس میں بھی گھر ہوا یا میں طرف حضرت
پس گھر حضرت نے سر میرا اور گھر کیا کجگو دایم طرف اپنے اور جزائی میں شرح بخاری قسطلانی کے باب صلوة
النوافل جماعة اور صفحہ ۲۸ اور سطحہ ۲۹ میں لکھا کہ عقبہ بن انصاری کے گھر میں دن کو دو رکعت نفل جماعت سے
اد فرمائی کہ ہمیں لفظ وعففنا وراہ فضلی بنار کعتین ثم سلم وسلمنا واقع ہوا پھر روایت بخاری اور مسلم کی ہے
پس ظاہر ہوا کہ ہمراہ علیہ السلام کے صحابہ بہت تھے چنانچہ لفظ وعففنا وراہ مفہوم ہوتا ہے اور بیچ صحیح
ہے کہ انس کے مالک گھر میں حضرت نے دو رکعت نفل جماعت اد فرمائی اور سر جہ میں باب سالی متفرقہ
میں ہے کہ ابامت حضرت کی شب معراج میں بیت المقدس میں تھے نفل میں اور عمدۃ الفناوی اور تحفۃ الفقہاء اور
خزانۃ الردایات میں ہے کہ نوافل بلا تداعی جائز ہیں اور جو ہر حلایہ میں ہے وبقی نفل جواز التلوع جماعة
فی ہذا الزمان میں غیر کراہتہ اور مفید المتینہ اور عمدۃ الابرار شرح کافی اور خلاصہ الفناوی اور جامع الاصول
اور عمدۃ المفتی و تحفۃ الفقہاء اور تجنیس و مجموع النوازل اور فتاویٰ سر اجیہ اور یواقیت اور قوۃ

صحیح بخاری اور مسلم کی ہے
نفل جماعت
بغیر اذان
واقامتہ
جائز ہے
لیکن اگر
تداعی
ہو تو
کراہتہ
ہے
اور
بعض
روایات
میں
نفل
جماعت
بغیر
اذان
واقامتہ
جائز
ہے
لیکن
اگر
تداعی
ہو
تو
کراہتہ
ہے
اور
بعض
روایات
میں
نفل
جماعت
بغیر
اذان
واقامتہ
جائز
ہے
لیکن
اگر
تداعی
ہو
تو
کراہتہ
ہے

کتابہ : عالم الدین الشافعی تالیف استاد

القلوب میں ہے۔ نیز فن لما تداخی بالاتفاق جائزہی اور کہا شرح تفسیر نے کہ جائز ہے جماعت
 نو اقل مطلقاً مشافہ قدر لیلۃ الضف من شعبان و نحو ذلک ہذا فی المحيط اور صفحہ ۱۲ جلد اول احیاء
 ہے کہ پڑھیں شب برات میں سو رکعت دو گانہ دو گانہ پڑھی ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص گیارہ بار
 اور اگر چاہے پڑھے دس رکعت ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سو بار اخلاص اور اکثر اوقات سلف
 پڑھتے تھے جماعت سے اور خزانہ جو اہل تہذیب میں ہے کہ جس کا قحط ہو چاہے والی اس جا کا یا قحط
 یا جماعت مسلمانوں کی ہر شب جمعہ اور شب دوشنبہ دو رکعت نماز پڑھی ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ ص
 اور الم نشرح اولوالتین تین تین بار اور بعد سلام کے تین سو اور ساتھ بار پڑھے یا باسط
 یا واسع حق تعالیٰ ساتھ فضل اپنے کے قحط دفع کرے اور بھی اگر کسی جا و با پڑھے تو ایک مرد
 صالح اور متقی اور مقتدا دین امامت باجماعت مسجد جامع یا مسجد محلہ میں ہر شب دو رکعت نماز پڑھے
 ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ یسین ایک بار اور بعد سلام کے ایک ہزار اور ایک بار بھنور دل یا
 حلیم یا حلیم پڑھے حق تعالیٰ اس سے و با دفع کرے اور صحت اور عافیت بخشے فقط و آخر

تفسیر
 اح

و دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

اللهم اغفر لمولفہ وکاتبہ وقاریہ ولانسانیکم

وآبائکم وامہاتکم واجبابکم المسلمین وجمع

المومنات والمومنین

امین امین امین تمت بحمدہ

